جناب خواجہ عبدالحمید صاحب

متنبی قادیان کے ابتدائی حالات

مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی حالات کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس کی ابتدائی زندگی گوشۂ گمنامی میں گزری ہے۔ جو کہ عام لوگوں کی طرح دنیا داری اور حصولِ زر کی جد و جہد و اقتدار کی طلب میں گذری ہے۔ اصل حالات کا تو قادیان کے پرانے بزرگوں ہی سے پتہ چل سکتا ہے، یا مرزا غلام احمد کے رشتہ داروں سے، جن کے ساتھ ان کے تعلقات رہے ہیں یا جن لوگوں کے ساتھ معاشرت یا ہمسایہ گیری کے طور پر ان کی زندگی گذری ہے۔

مرزا صاحب کے مرید تو قادیان کے اصل باشندے نہیں ہیں۔ یہ لوگ تو ان کے سیاسی پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر آئے اور مریدوں کی طرح اندھی تقلید میں اور مفاد پرستی کے سلسلہ میں مرزا صاحب کے دامِ فریب میں مبتلا ہوئے اور محلہ دار الرحمت، دار الفضل، دار الانوار میں کوٹھیاں بنا کر سول لائن کے حلقہ میں آباد ہوئے۔

پیدائش

بقول مرزا صاحب ان کی پیدائش ۱۹۳۹، ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ اگرچہ بعض مقامات پر ان کی پیدائش ۱۹۴۵ء میں ثابت ہوتی ہے، مگر یہاں یہ امر خاص طور پر باعثِ نزاع نہیں ہے۔

مرزا صاحب کے ساتھ ان کی ہمشیرہ جنت پیدا ہوئی اور مرزا صاحب توام پیدا ہوئے۔ بیک وقت ہر دو کی پیدائش میں، سماۃ جنت پہلے پیدا ہوئی جو صرف سات ماہ ...

زندہ رہ کر فوت ہوگئی) اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۳۷۹)

ناظرین:

خاتم کے معنی آخری ہے یا مہر۔ یعنی آئندہ جو اولاد ہوگی، وہ غلام احمد کی مہر لگنے کی تو اولاد ہوگی خود فیصلہ کر لیں۔

شادی:

"مرزا غلام احمد کی پہلی شادی بارہ تیرہ سال کی عمر میں ہوئی" (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۰، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے)

بیٹے کا غم:

"مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتضیٰ کہا کرتے تھے کہ مجھے تو غلام احمد کا فکر ہے، یہ کہاں سے کھائے گا، اس کی عمر کس طرح کٹے گی۔ بعض دوستوں کو کہا کرتے تھے، آپ ہی اس کو سمجھاؤ (یعنی میری نہیں مانتا۔ ناقل)

(حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات مصنفہ معراج دین عمر مرزائی)

اولاد، ملازمت:

۱۔ "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی تھی حالانکہ خدا تعالیٰ نے پندرہ یا سولہ برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہوگئے تھے۔" (اخبار الحکم قادیان جلد ۵ ۳۴، ۲۱ ستمبر ۱۹۰۱ء)

۲۔ "حضرت مسیح موعود کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے۔" (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۳۵)

یہ ملازمت سیالکوٹ کچہری میں پندرہ روپے ماہوار پر تھی۔ . . . سبحان اللہ! ذرا شانِ پیمبری تو دیکھئے . . . یہ تھے حضرت مسیح موعود!

۳۔ "جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا، پھر بھی معلوم ہوا کہ اولاد شادی کے بعد جلد ہی شروع ہوگئی۔" (خاکسار، غلام احمد قادیانی، ۲۲ رفروری ۱۸۸۷ء، مکتوب احمدیہ جلد پنجم خط ۱۴)

مختار کاری میں فیل اور دنیاوی لذت :

"سیالکوٹ میں مرزا غلام احمد اور لالہ بھیم سن بٹالوی، اہل مد ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے مختار کاری کا امتحان دیا - مرزا کو الہام ہوا - لالہ بھیم سن کے علاوہ سب فیل ہیں چنانچہ مرزا صاحب مختار کاری میں فیل ہو گئے " (سیرت المہدی ص۲۵ ، حصہ اول)

ناظرین !

مرزا کو الہام خدا کی طرف سے ہوا یا شیطان کی طرف سے . . . . جب دفتر سشن کورٹ سے معلوم کر لیا کہ مرزا فیل ہے تو الہام نام رکھ لیا - خدا نے مرزا کو امتحان دینے سے تو روکا نہیں، دنیا کمانے میں مرزا نے پوری جدّ و جہد کی - امتحان دیا ، قانون پڑھا ، رات دن مطالعۂ قانون کیا ، امتحان کی تیاری کی ، لیکن خدا نے مرزا کو ذلت و شکست دینے کے لئے فیل کر دیا اور ساتھ ہی الہام بھی کرا دیا کہ مرزا غلام احمد الہامی فیل ، ہندو جو کافر تھا وہ پاس ہو گیا - اسی طرح مرزا غلام احمد کا بیٹا محمود احمد بھی میٹرک میں فیل ہوا -

مرزا غلام احمد کا پوتا ظفر احمد ولد شریف احمد لندن سے بیرسٹر بن کر آیا - بیرسٹری پاس کی، وکالت پاس کی ، کیا یہ مرزائیوں کے مسیح موعود اور جری اللہ فی حلل انبیاء ، امین الملک ، کرشن جے سنگھ بہادر پر جزوی فضیلت نہیں ہے ؟

مرزا ناصر ربوی ، پوتا مرزا غلام احمد جواب دے . . . .

ایرے غیرے ، دتو باقندہ ، نذیرُد لائلپوری ، فتو مانگی ، مبارک احمد عرف ماکھا ، دلّال مبلغ خور، جاموں سیال ، تنخواہ دار مبلغ کو ڈھال بنا کر آگے نہ کریں ، خود میدان میں تشریف لا کر علمی بات کریں جو انی تک ہاکی کھیلی ہے تو اب سنٹر فارورڈ بن کر جواب دیں کہ یہ مرزا ظفر احمد کی جزوی فضیلت (بیرسٹری پاس کرنا) بر مرزا غلام احمد ہے یا نہیں ؟

کیونکہ خود مرزا ناصر خلیفہ ثالث کا عقیدہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جزوی فضیلت حاصل ہے ——— العیاذ باللہ !

یہ امر کسی بھی صاحب نظر سے پوشیدہ نہیں کہ مرزا قادیانی نے مختلف دعاوی کر کے دولت دنیا [illegible]ائی اور جب کوئی ان کے پول کھولتا ہے تو مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث کے تنخواہ دار ، ایجنٹ اور [illegible] . . . اور خود ناصر احمد صاحب بھی [illegible]س کو بدزبانی سے گالیاں دینے پر اتر آتے ہیں - مگر

یہ لوگ مرزا غلام احمد کے اقوال اور تحریرات کو نہیں دیکھتے۔ دیکھئے مرزا غلام احمد متنبی قادیان کا اپنا اقرار موجود ہے:

۱۔ "میں صاحب مال و صاحب املاک نہیں تھا" (نور الحق حصہ اول ص۲۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۲۔ "مجھے اپنی حالت پر خیال کرکے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار آئیں گے۔۔۔۔ اب میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے بھی زیادہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آکر دیتے ہیں۔ نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں" (حقیقۃ الوحی، صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲، مصنفہ غلام احمد)

۳۔ براہین احمدیہ کی تصنیف سے پہلے، حضرت مسیح موعود گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے اور گوشہ نشینی میں حالت درویشانہ تھی (سیرت المہدی حصہ اول ص۸۶، مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد قادیانی)

۴۔ براہین کے اشعار نے ہی سب سے پہلے آپ کو پبلک کے سامنے کھڑا کیا،

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور[1] تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
میں تھا غریب و بیکس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی!
تھا برس چالیس کا جب اس مسافر خانہ میں
جبکہ میں نے وحی ربانی سے پایا افتخار

(درثمین، مصنفہ غلام احمد قادیانی)

---

[1] مستور یعنی چھپا ہوا۔

ناظرین ایک بات نوٹ کرلیں، پیدائش ۱۸۳۹ء ۱۸۴۰ء، مرزا نے چالیس سال کی عمر میں وحی ربانی پائی یعنی ۱۸۸۰ء میں۔

۵۔ "میں ایک گوشہ نشین آدمی تھا، جس کی دنیوی طریق پر زندگی نہیں تھی اور نہ اس کے کامل۔۔ اسباب مہیا تھے۔ تاہم میں نے برابر سولہ برس سے یہ اپنے پر حق واجب ٹھہرا لیا کہ اپنی قوم کو اس گورنمنٹ (برطانیہ۔ ناقل) کی خیر خواہی کی طرف بلاؤں اور ان کو سچی اطاعت کی طرف ترغیب دوں۔ چنانچہ میں نے اس مقصد کی انجام دہی کیلئے اپنی ہر ایک تالیف میں یہ لکھنا شروع کیا (مثلاً دیکھو براہین احمدیہ، شہادت القرآن، سرمہ چشم آریہ، آئینہ کمالات اسلام، حمامۃ البشریٰ، نور الحق وغیرہ) کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کسی طرح درست نہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ بار بار اس بات پر زور دیا کہ چونکہ گورنمنٹ برطانیہ برٹش انڈیا کی رعایا کی محسن ہے، اس لئے مسلمان ہند پر لازم ہے کہ نہ صرف اتنا ہی کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقابل بد ارادوں سے رکیں بلکہ اپنی سچی شکر گذاری کے نمونے بھی گورنمنٹ کو دکھلاویں۔"

(اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ جو جناب ملکہ معظمہ قیصریہ ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور لفٹنٹ گورنر پنجاب اور دیگر معظم حکام کے ملاحظہ کیلئے شائع کیا گیا، منجانب خاکسار غلام احمد قادیانی مؤرخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۱۹۳)

اس اشتہار کے شائع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ——— انگریز مہدی کے لقب سے گھبراتے تھے اور آئندہ آنجناب کو مہدی کا دعویٰ کرنا تھا کہ کہیں انگریز غلام احمد کو باغی تصور نہ کریں۔۔

پس ناظرین کرام اب اس متنبی کے اس شعر کو دوبارہ پڑھیں اور غور فرماویں ؎

تھا برس چالیس کا جب اس مسافر خانہ میں
جب کہ میں نے وحی ربانی سے پایا افتخار

شیطانی الہام :

مزید قابل غور چیز یہ ہے کہ جب ۱۸۸۰ء سے وحی ربانی، الہام، نبوت و دیگر دعاوی مرزا نے کئے اس سے پہلے نہیں، تو پھر سیالکوٹ میں جب ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک مرزا صاحب ڈپٹی کمشنر

کے محرر تھے، اس وقت مرزا کو جو الہام ہوا تھا کہ:

"لالہ بھیم سن کے علاوہ سب مختار کار فیل ہیں حتیٰ کہ خود مرزا صاحب بھی"

. . . . الہام ربانی تھا یا شیطانی جب کہ بقول مرزا، اس کی عمر اس وقت ۲۸ سال تھی اور "وحی ربانی سے افتخار" اس نے ۱۸۸۹ء یعنی چالیس سال کی عمر میں پایا تھا؟

تناقض:

ذرا غور فرمائیے کہ یہ وہی تناقض تو نہیں جس کے متعلق خود مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ:

۱۔ "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے" (براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص۱۱۱)

۲۔ ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں، کیونکہ اس طریق سے انسان یا تو پاگل کہلاتا ہے یا منافق"

(ست بچن صفحہ ۳۱، مصنفہ غلام احمد قادیانی)

مرزا صاحب کے ان اقوال کی روشنی میں، اب ہم ششش و پنج میں ہیں کہ ان کی کون سی بات کا اعتبار کیا جائے، ۲۸ سال والی کا یا چالیس سال والی کا؟ اور اگر یہ تناقض ہے اور مرزا صاحب کے کلام میں واضح طور پر موجود ہے تو پھر قادیانی امت ہی سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب کو جھوٹا قرار دیا جائے یا پاگل اور منافق؟

کم بینائی کا کارنامہ و توبہ توبہ:

"حضرت صاحب مرغی کے چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ لی جس سے بہت خون بہہ گیا اور آپ توبہ۔ توبہ کرتے ہوئے چوزہ چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے، پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا" (سیرت المہدی حصہ دوئم، ص۴، مصنفہ مرزا بشیر احمد)

بیٹے کی شہادت ــــ عذر لنگ:

"حضرت مسیح موعود نے چونکہ جانور وغیرہ ذبح نہ کئے تھے، اس لئے بجائے چوزہ کی گردن کے انگلی پر چھری پھیر لی" (سیرت المہدی ص۱۳۲، حصہ دوئم)

زوجہ کی شہادت ــــ بیٹے کے خلاف:

"حضرت والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مرزا صاحب فرماتے تھے:

"ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہ ملتا تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے"۔

(سیرت المہدی، حصہ اول ص۲۴۲، مصنفہ مرزا بشیر احمد)

مشترکہ شہادت:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ تمہاری دادی، ایمہ ضلع ہوشیار کی رہنے والی تھی، حضرت صاحب فرماتے تھے: کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصۂ اول، صفحہ ۳۶، مصنفہ مرزا بشیر احمد)

کم بینائی کا فوٹو:

"مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔

ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور آنکھیں کھول کر رکھیں، ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی، مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں"۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص۷۷، مصنفہ مرزا بشیر احمد)

خرابیٔ حافظہ:

"میرا حافظہ بہت خراب ہے، اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تو تب بھی بھول جاتا ہوں یاددہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا" (وحی کو اکثر بھول جاتے تھے۔ ناقل) (خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ۔ حاطہ ناگ پھنی، مندرجہ مکتوبات احمدیہ، جلد پنجم ص۳، صفحہ ۲۱)

کمزور بینائی کا ثبوت:

"حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے

کا کام کیا کرتے تھے، وہاں ایک کونے میں ٹھہرا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے تھے، وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ حضرت صاحب اپنی تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آنکلی۔ اس نے اس نیم دیوانی عورت کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی میں تو نے یہ کیا حرکت کی؟

اس نے ہنس کر جواب دیا،

" انہوں کچھ ویدا ہے؟" (یعنی انہیں کوئی نظر تھوڑا آتا ہے؟ - ناقل)

(ذکر حبیب مصنفہ مفتی محمد صادق ص۳۸، ناظر امور خارجہ ومبلغ سلسلہ عالیہ)

باعث ثواب:

سوال: " حضرت اقدس (غلام احمد متنبی قادیان - ناقل) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟"

جواب: " وہ نبی معصوم ہیں۔ ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے اور یہ لوگ احکام حجاب سے مستثنیٰ ہیں۔"

(اخبار الحکم، قادیان، ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء نمبر ۱۳)

پردہ کا قائل نہیں:

" بیان کیا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں تھے، اسٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی، میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور غیر لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔

حضرت نے یہ سن کر فرمایا کہ،

" جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں۔"

مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری

(ق) آئے، میں نے کہا، "مولوی صاحب جواب لے آئے!" (سیرت المہدی حصہ اوّل صـ۴۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد)

قوم مغل:

"ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے، جواب تک محفوظ ہیں . . . .

۱۔ "معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں وہ سمرقند سے آئے۔" (کتاب البریہ صـ۱۳۴)

۲۔ "مرزا غلام مرتضٰے صاحب سکونت پذیر تھے۔ جو قوم کے مغل، گجرات کے برلاس تھے۔"

(اصل مصفیٰ جلد دوئم صـ۱۲۹، مصنفہ مرزا خدا بخش مرزائی)

رئیس اعظم پانچ روپیہ ماہوار اور کھانا پر بھی نوکری کیا کرتے ہیں۔ ناقل

فارسی:

"اب خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوا ہے کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان رکھتے ہیں۔ کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسی کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں!" (تحفہ گولڑویہ صـ۲۹ مصنفہ مرزا غلام احمد)

"لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ وہ ترک نہیں تھے بلکہ بنو فارس میں سے تھے۔"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷، مصنفہ مرزا غلام احمد)

الہامی ثبوت:

"ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کوئی ثبوت نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ، صـ۲۹)

ناظرین! جب خدا کہہ رہا ہے کہ تم مغل نہیں ہو تو پھر آج تک "مغل برلاس" کہہ کر دنیا کو دھوکا کیوں دیا جا رہا ہے؛ مرزا ناصر احمد ہی اس کا جواب دیں۔ آخر قومیت بدلنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ وہ بھی سن لیجئے، شیخ محی الدین ابن عربی کی تطبیق اپنے اوپر کرنی تھی۔

چینی النسل خاتم الاولاد ہوگا:

"آخری کامل انسان ایک لڑکا ہوگا جو چین میں پیدا ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے

کہ وہ قوم مغل اور ترک سے ہوگا اور ضروری ہے کہ عجم میں سے نہ عرب میں سے - اس کو وہ علوم و اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا اور اس فقرہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلے گا - اور اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا - جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی '' (تریاق القلوب مؤلفہ غلام احمد متنبی، ص۱۸۵ - تقطیع کلاں)

اس افسانہ تراشی اور قومیت بدلنے کے باوجود وہ مقصد حل نہ ہوا، جو مرزا جی چاہتے تھے کیونکہ وہ لڑکا قیامت کے قریب ہوگا، چین میں پیدا ہوگا، اس کی زبان چینی ہوگی، کوئی اس کی آواز پر کان نہ دھرے گا، لوگ بہائم صفت ہوں گے - اس کی پیدائش کے بعد سلسلۂ توالد ختم ہو جائے گا اور قیامت برپا ہوگی اور دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا -

توام ہونے کی داستان کو ان کی دایہ ہی جانتی ہوگی - مگر اس افسانہ تراشی نے مرزائی جماعت کی بنیاد اکھاڑ دی کہ خاتم کے معنی آخری ہیں یا مہر!

اگر مہر ہیں تو خاتم الاولاد کا یہ مطلب ہوا کہ مرزا غلام احمد کی مہر سے آئندہ مرزا کی نسل چلے گی، جس پر وہ نہ ہوگی، وہ ان کے خاندان سے نہ ہوگا۔

مگر خود مرزا جی نے "آخری" معنی کر کے اپنے مبلغوں اور حواریوں کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا ہے کہ "آخری" کے معنی "جس کے بعد اور کوئی نہ ہو"

بہرحال مرزا جی کی ابتدائی زندگی شرلک ہومز کے ناول جیسی ہے جو دنیا داری اور اقتدار کی ہوس میں حکومت انگریزی کا بے پناہ خوشامدی رہا - مقصد جو کچھ تھا اور وہ حل ہوا یا نہیں اس پر آئندہ تبصرہ کیا جائے گا - ان شاء اللہ!